© rasailojaraid.com

چند جدید فقہی سوالات پر فتاوی

گزشتہ دنوں حضرت مولانا عبدالجبار نقشبندی صاحب دامت برکاتہم کی جانب سے فتاوی الفیضان کا تحفہ موصول ہوا.....اس میں مذکور مسائل اور فتاوی کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا اور مفید پایا اس کے انداز تحقیق وتدقیق کو دیکھ کر ارادہ ہوا کہ مجلہ فقہ اسلامی میں اس کا تعارف پیش کیا جائے ، چنانچہ اس کے بعض فتاوی کا انتخاب پیش خدمت ہے۔فتاوی کے مطالعہ سے اس مجموعہ فتاوی (الفیضان) کی قدرومنزلت انشاء اللہ قارئین پر خود ہی واضح ہوجائے گی اور کسی مزید تعارف کی حاجت نہ رہے گی.....

نور احمد شاہتاز

(۱)

فحش فلموں کی (CDs.DVDs) ڈی وی ڈی اور سی ڈی کا کاروبار کرنا کیسا ہے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء دین جو شخص ہر قسم کی CDs,DVDs' اچھی' بری' اخلاقی وغیر اخلاقی فلموں کا کاروبار کرتا ہے اور گندی فحش فلمیں بیچتا ہے اس کے کاروبار کی آمدنی کیسی ہے' حلال یا حرام؟ اور اس کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات رکھنا' رشتہ دینا اور لینا کیسا ہے؟ (سائل: قاری محمد اعظم سلطانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک العلام الوھاب

فحش فلموں کی CDs,DVDs بیچنا حرام ہے اور کئی دوسرے حرام کاموں کا سبب ہے اس سے انسانی فکر میں بے حیائی جنم لیتی اور شھوت انگیز خیالات پیدا ہوتے ہیں نتیجہ معاشرے میں زنا کاری عام ہوتی ہے' جو مسلمان اس برے پیشے میں ملوث ہیں انہیں اپنی آخرت وعاقبت کی فکر کرنی چاہیے کیوں کہ فحش

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فلمیں بیچنا برائی تک رسائی دینے اور گناہ کے کام میں مدد دینے کے مترادف ہے۔ارشاد باری تعالی ہے:ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان (المائدۃ' آیت :۲)یعنی''برائی اور زیادتی کے کاموں باہم مدد نہ کرو۔اسی طرح ایک اور جگہ کلام الٰہی میں ہے:ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃفی الذین امنوالھم عذاب الیم فی الدنیاوالاخرۃ(النور' آیت :۹۱)یعنی''بے شک جولوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیااور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

علامہ ابن نجیم المصری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:ولایجوزالاجارۃ علی شئی من الغناء واللھووالنوح والمزامیر والطبل (البحرالرائق کتاب الاجارۃ 'باب الاجارۃ الفاسدۃ' ج۸' ص ۶۳' مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)یعنی''گانے' لھو' نوحہ' آلات موسیقی اور ڈھول کا اجارہ ناجائز ہے۔''متعدد نصوص شرعیہ وعبارات فقہاء کا مستفاد یہی ہے کہ مایتوسل بہ الی اقامۃ الحرام یکون حراما۔یعنی:جو چیز حرام کام کا سبب بنے وہ حرام ہے۔لہذا گانوں فلموں کی CDs, DVDs بیچنا' خرید وفروخت کرنا حرام اور ناجائز کام ہے' ایسا کاروبار کرنے والے کو نصیحت کی جائے اور اس کاربد کی برائی سے آگاہ کیا جائے پھر بھی اگر باز نہ آئے تو اس سے تعلقات ختم کردیے جائیں تاکہ معاشرے سے برائی کی بیخ کنی ہو اور دوسروں کو عبرت حاصل ہو۔ارشاد باری تعالی ہے:فلاتقعدبعدالذکری مع القوم الظالمین (سورۃ الانعام' آیت :۸۶)یعنی ''تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھ''اور ایسے شخص سے ازدواجی تعلقات قائم کرنے میں برادری اور خاندان والوں کو احتیاط برتنی چاہیے کہ کہیں اس کے فسق وفجور سے اس کی اہلیہ اور نسلیں متاثر نہ ہوں یہاں تک کہ یقین ہوجائے کہ وہ شخص اپنے گناہوں سے سچی توبہ کرچکا ہے۔واللہ تعالی اعلم۔

کتبہ:ابوالضیاء محمد شوکت رضا نقشبندی المتخصص فی الافتاء دارالافتاء الفیضان

(فتاوی الفیضان از مفتی عبدالرحمن قادری)

---

(۲)

سودی بینک یا سودخور کو مکان کرایہ پر دینا کیسا ہے؟

استفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ سودی بینک یا سودخور کو مکان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا پلاٹ کرائے پر دینا کیسا ہے؟ دلائل کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

سائل: محمد رفیق قادری ساکن: محلہ قادر آباد ضلع لیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: ھوالموفق للصواب

سودی بینک یا سود خور کو جگہ یا پلاٹ بغرض کرایہ دینا جائز ہے۔ اور جو برا کام اس میں کیا جائے اس کا گناہ فاعل/کرایہ دار پر ہے نہ کہ مجیر (کرایہ پر دینے والا/مالک) پر۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے: ولاتزروازرۃوزراخری '(فاطر: ۱۸) یعنی'' کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی''۔ شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابوبکر مرغینانی متوفی ۵۹۳ھ لکھتے ہیں: من اجربیتالیتخذفیه بیت ناراوکنیسةاویباع فیه الخمر بالسوادفلاباس به'لان الاجارة تردعلی منفعةالبیت ولامعصیة فیه'ان المعصیة بفعل المستاجر۔ (ھدایۃ 'کتاب الاجارۃ) یعنی'' کسی گھر کو اجرت پر دیا تاکہ وہ اس میں آتش کدہ یا گرجا گھر بنائے یا اس میں شراب فروخت کیجائے تو اس میں (کرایہ لینے میں) کوئی حرج نہیں' کیونکہ اجارہ منفعت بیت پر لیا جاتا ہے نہ کہ اس معصیت پر جو اس میں کی جائے۔ اس لئے کہ معصیت مکان کو کرایہ پر لینے والے کا فعل ہے۔'' لہذا اس کا ذمہ دار وہ خود ہوگا۔ اور سودی بینک میں یہ ضروری نہیں کہ سارے کا سارا پیسہ سود کا ہو۔ کیونکہ اس میں بعض کام حرام ہیں تو بعض حلال بھی ہیں لہذا یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ سب مال حرام ہے' سو جب حرام یقینی نہ ہو تو بینک کو کرایہ پر دکان دے سکتے ہیں' اور اس سے حاصل ہونے والا کرایہ بھی جائز ہے۔ جیسا کہ مفتی وقارالدین قادری رضوی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: ''بینکوں میں سب روپیہ سود کا ہی نہیں ہوتا' جب بینک شروع کیا جاتا ہے تو حصہ دار اپنے روپے سے فنڈ اکٹھا کر کے بینک کی ابتداء کرتے ہیں۔ اس کے بعد جو لوگ کرنٹ اکاؤنٹ میں روپے جمع کرتے ہیں۔ ان کا سود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لوگ ''ایل سی'' کھولتے ہیں اگر اس میں کل روپیہ جمع کرتے ہیں تو اس کا سود سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور اس میں بھی سود کا نام نہیں ہے۔ لہذا سب سے خرید و فروخت اور ملازمت اور سارے معاملات کو ناجائز نہیں قرار دیا جاسکتا''۔ (وقارالفتاوی 'جلد: ۳' سود کا بیان) جب تمام مال کا حرام ہونا واضح نہ ہو تو اس سے کرایہ وصول کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ امام فخرالدین اوزجندی المتوفی ۵۹۲ھ تحریر فرماتے ہیں: ان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لم یعلم الاخذ انه من ماله اومن مال غیره فهو حلال حتی یتبین انه حرام (فتاوی قاضی خان'کتاب الحظر والاباحه)۔یعنی ''اگر لینے والے کو معلوم نہیں کہ اس کا مال (حرام) ہے یا غیر کا تو اس کے لئے حلال ہے یہاں تک کہ اس کے لئے حرام واضح نہ ہو جائے۔''اسی طرح فقہ حنفی کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیریہ میں ہے:عن الامام الفقیه ابی اللیث قال بعضهم یجوز مالم یعلم انه یعطیه من حرام قال محمد وبه ناخذ مالم نعرف شیا حراما بعینه وهو قال ابی حنیفة رحمه الله تعالی واصحابه۔(فتاوی عالمگیریہ'کتاب الکراھیۃ'الباب الثانی عشر یعنی ''امام فقیہ ابواللیث سمرقندی فرماتے ہیں کہ بعض فقہاء نے کہا کہ جب تک اجیر کو معلوم نہ ہو کہ مستاجر اسے حرام ہی سے کرایہ دے گا تو ایسے کو کرایہ لینا جائز ہے۔امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا ہمارا یہی مختار ہے کہ جب تک بعینہ حرام ہونے کا علم نہیں ہے۔یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے''۔اسی طرح فتاوی عالمگیریہ میں ایک اور جگہ اس کی وضاحت یوں کی گئی ہے:واذا استاجر الذمی من المسلم دارلیسکنها فلاباس بذلک وان شرب فیهاالخمر وعبدفیهاالصلیب اوادخل فیهاالخنازیر'ولم یلحق المسلم فی ذلک باس'لان المسلم لایواجرلذلک انماآجرللسکنی 'کذا فی المحیط۔(فتاوی عالمگیریہ'کتاب الاجارہ الباب الخامس عشر)۔یعنی''جب ذمی کسی مسلمان سے کرایہ پر گھر لے لے تو اس میں کوئی حرج نہیں اگرچہ ذمی اس گھر میں شراب پیتا ہو اور صلیب کی پوجا کرتا ہو یا اس میں خنزیروں کو داخل کرتا ہو'تو مسلمان کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ مسلمان ان کاموں کی اجرت نہیں لیتا'بلکہ وہ سکنی یعنی رہنے کا کرایہ وصول کرتا ہے۔اسی طرح محیط میں مذکور ہے''۔اسی کی وضاحت کرتے ہوئے شیخ الاسلام مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں:''ورنہ فتوی مطلقا جواز پر ہے یعنی اگرچہ اس کے پاس اموال حرام ہونا یقینی ہو۔مگر یہ روپیہ کہ اس کرایہ میں دیتا ہے بعینہ اس کا حرام ہونا معلوم نہیں تو لینا جائز اگرچہ اس کا اکثر مال حرام ہی ہو''۔(فتاوی رضویہ جدیدہ'ج:۱۹۔ص:۳۳۳'۳۳۴'کتاب الاجارہ)۔مزید فرماتے ہیں کہ:''مسلمان مکان کرایہ پر دے'اس کی غرض کرایہ سے ہے۔اور اعمال نیت پر ہیں'یہ نیت کیوں کرے کہ اس لئے دیتا ہے کہ اس میں شراب نوشی وشراب فروشی ہو'ایسی حالت میں اس کے لئے کرایہ حلال ہے۔ہاں جو اس میں حرام نیت کو شامل کرے تو وہ خود ہی گنہگار بنتا ہے۔(فتاوی رضویہ جدیدہ'ج:۱۹'ص:۵۰۱)۔لہذا سودی بینک کو کرایہ پر جگہ دی جاسکتی ہے'تاہم ایسا ادارہ ہو جہاں سود کا کوئی بھی عنصر نہ ہو اسے دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ

☆نبی کریم ﷺ کے بارے میں ☆توہین آمیز خاکوں کی اشاعت قابل مذمت ہے☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گناہ کورد کا جاسکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: ابوالنور محمد سمیع اللہ ساسولی نقشبندی المختص فی الفقہ الحنفی

.....

(۳)

جنریٹر اور ٹیکسی کے کاروبار پر زکوۃ کا حکم؟

الاستفتاء:

۱۔ اگر کسی کا جنریٹر (Generator) کا کاروبار ہو تو کیا سال گذرنے پر وہ جنریٹر پر زکوۃ نکالے گا یا نہیں؟ اگر نکالے گا تو کس وجہ سے؟

۲۔ اگر کسی کی رقم ٹیکسی (Taxi) کے کاروبار میں مضاربت پر لگی ہو تو کیا اس رقم پر بھی زکوۃ فرض ہوگی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(۱) عموماً جس کا جنریٹر کا کاروبار ہو اس نے بیچنے کے ارادہ سے لئے ہوتے ہیں لہذا یہ مال تجارت شمار ہوئے اور ان پر زکوۃ ہوگی۔ جیسے ہی مال تجارت کی مالیت (Market value) چاندی کے نصاب کے برابر ہوجائے اس کی زکوۃ لازم ہوجائے گی۔ سال کے آخر میں جو کلوسنگ اسٹاک (Closing Stock) ہو اس کی مالیت پر زکوۃ نکالی جائے گی۔ ہدایہ میں ہے **وان اشتری شیئا ونواہ للتجارۃ کان للتجارۃ لاتصال النیۃ بالعمل** یعنی ''اگر کوئی چیز تجارت کی نیت سے خریدی تو نیت کے اس (خریدنے کے) عمل سے متصل ہونے کی وجہ سے وہ مال تجارت ہوجائے گی'' (الھدایہ، کتاب الزکوۃ)۔ بدائع الصنائع میں ہے **واما اموال التجارۃ فتقدیر النصاب فیھا بقیمتھا یعنی** ''اور اموال تجارت میں نصاب کی مقدار اس چیز کی قیمت کے مطابق ہوگی'' (بدائع الصنائع، کتاب الزکوۃ، فصل اموال التجارۃ)۔ مفتی اعظم پاکستان علامہ وقار الدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''کسی چیز کو خریدنے کے وقت اگر یہ ارادہ ہو کہ اس کو فروخت کریگا تو وہ مال تجارت ہوجاتا ہے اس کی قیمت پر زکوۃ ہوتی ہے اگر خریدتے وقت بیچنے کی نیت نہ تھی تو اس کی قیمت پر زکوۃ نہیں ہوتی'' (وقار الفتاوی، جلد ۲ صفحہ ۳۸۸)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲) جو رقم کاروبار میں لگادی یا مضاربت کے طور پر انویسٹ (Invest) کردی اب اس سے جو ماہانہ آمدنی ہورہی ہے اس کو جمع کرتا رہے جیسے ہی نصاب کے برابر رقم پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گذر جائے تو زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔ کل رقم جو لگائی وہ ہاتھ میں نہیں بلکہ کاروبار میں لگ گئی ہے اس سرمایہ (Capital) پر زکوۃ نہیں۔ مذکورہ مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ''زکوۃ تین قسم کے مال پر ہے ثمن یعنی سونا چاندی (نوٹ اور پیسہ) مال تجارت اور صائمہ یعنی چرائی کے چھوٹے جانور اور کرایہ پر چلنے والے ٹرکوں اور بسوں کی قیمت مذکورہ چیزوں میں سے کوئی نہیں لہذا زکوۃ صرف ان گاڑیوں کی آمدنی پر واجب ہے قیمت پر نہیں'' (فتاوی فقیہ ملت' جلد ا' کتاب الزکاۃ)۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے آپ نے کراچی میں اپنے نام سے سجاد کباب ہاؤس کھولنے کا ارادہ کیا تو اب اس دکان پر یا آپ کی لگائی ہوئی رقم پر زکوۃ نہیں ہوگی بلکہ آپ کو جو ماہانہ نفع (profit) ملے گا اس کے نصاب تک پہنچنے اور سال گذرنے کے بعد اس پر زکوۃ ہوگی۔ واللہ تعالی اعلم

کتبہ: محمد شفیق الرحیم خان المختصص فی الفقہ الحنفی

.....

(۴)

کیا مروجہ کرکٹ میچ کے لئے دعا کرنا جائز ہے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ فی زمانہ مروجہ انٹرنیشنل کرکٹ میچز (International cricket Matches) میں قومی ٹیم کی کامیابی کے لئے دعا کرنا کیسا ہے؟ خاص طور پر ورلڈ کپ (world Cup) اور ٹی' ٹوئنٹی سیریز (T/20 series) وغیرہ جس میں فتح حاصل کرنے سے ہمارے ملک وقوم کی عزت اور وقار بھی بڑھتا ہے؟ (سائل: ریحان احمد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

رسول پاک ﷺ نے دعا کو عبادت کا مغز قرار دیا ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ' عن االنبی

☆ گستاخ رسول کو سر کا خطاب قابل مذمت ہے ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ﷺ قال: الدعاء مخ العبادة۔ حضرات انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ''دعا عبادت کا مغز ہے'' (سنن الترمذی ابواب الدعوات 'باب ماجاء فی فضل الدعاء رقم الحدیث ۳۳۷۱)۔ یہ اہم کام جائز کاموں کے لیے جائز و مستحسن بلکہ حکم قرآنی ہے اور ناجائز کاموں کے لیے ناجائز وسخت حرام۔ فی زمانہ رائج کرکٹ میچ بہت ساری غیر شرعی قباحتوں کا مجموعہ بن چکا ہے لہذا اس کے لیے دعا کرنا سخت ناجائز ہے۔ ہمیں تعجب ہے کہ یہ پوچھا گیا کہ کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنا کیسا ہے! فی الحقیقت سوال تو یہ ہونا چاہیے کہ کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنے میں کیا کیا نحوستیں اور وبال ہیں؟

اولا مروجہ کرکٹ میچ محرمات کا مجموعہ ہے' ٹی وی پر کوئی بھی کرکٹ میچ دیکھنا' بدنگاہی اور حرام دیکھے بغیر ممکن نہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی ٹی وی اسکرین پر بار بار کرکٹ میچ دیکھنے والے اور دیکھنے والیاں اپنی آنکھوں کو حرام سے بھرتے ہیں اور جہنم میں جانے کا سامان کرتے ہیں کیوں کہ شریعت مطہرہ میں نامحرم کو دیکھنا سخت گناہ ہے' صرف ضرورت شرعیہ کے وقت پہلی نگاہ کی اجازت ہے ورنہ شدید ممانعت ہے کہ اللہ رب العزت نے واضح طور پر قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بمایصنعون {۳۰} وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ''مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں (پارہ ۱۸' سورہ نور آیت ۳۱) حدیث پاک میں ہے لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ' اللہ لعنت کرے (بلاضرورت) اجنبی عورت کو دیکھنے والے پر اور اس (عورت) پر جو (بلاضرورت اپنے آپ کو اجنبی مرد پر ظاہر کرتے ہوئے) دیکھی جائے'' (سنن الکبری للبیہقی' کتاب النکاح' باب ماجاء فی الرجل ینظر الی عورۃ الرجل۔ الخ' رقم الحدیث ۱۳۵۶۶)۔ ایمان سے کہیے! کیا کرکٹ میچ دیکھنے کے دوران ان قرآنی آیات اور احادیث پر عمل ہوسکتا ہے؟ کھیل کے دوران کیمرہ مین کی ایک ذمہ داری یہ بھی ہوتی ہے کہ تماشائیوں میں دیدہ زیب' زرق برق' چست اور کم لباس خواتین کو تلاش کرکے دکھلائے' بلکہ یہی نہیں اب تو شرم وحیا کا جنازہ ہی اٹھ گیا کہ بعض میچوں میں ہر چوکے اور چھکے کے بعد باؤنڈری لائن پر چیرلیڈرز (Cheerleaders) کے نام سے نیم برہنہ خواتین رقص کرتی ہیں اور یہ حرام فعل پورے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میچ کے دوران جاری رہتا ہے اور ٹی وی اسکرین پر دکھایا جاتا رہتا ہے۔ گویا حرام کے دلدادہ اور اللہ رب جل جلالہ کے قہر کو دعوت دینے والے ایک تیر میں دو شکار کے خواہشمند ہیں' کرکٹ بھی دیکھیں اور رقص کی محفل بھی' الامان والحفیظ۔ اسی پر بس نہیں یہی کرکٹ میچ اگر بیرونی ممالک میں ہو مثلاً آسٹریلیا' نیوزی لینڈ ساؤتھ افریقہ' تو وہاں کے مادر پدر آزادی کے متوالے سارے ننگے ایک ہی حمام میں ہونے کا منظر پیش کرتے ہوئے سن باتھ (Sunbath) کے نام پر مرد و عورت فقط شرمگاہ کو چھپا کر لیٹے رہتے ہیں اور ٹی وی اسکرین پر یہ واہیات مناظر بار بار بلکہ خصوصاً دکھائے جاتے ہیں۔

کیا خوب قیامت کا ہے کوئی دن اور جو کمی رہ جاتی ہے وہ میچ کے دوران چلنے والے اشتہارات (advertisements) کے ذریعے پوری کر دی جاتی ہے۔ موبائل کا اشتہار ہو خواہ کھانے پینے کا' حتیٰ کہ مردانہ ملبوسات کے اشتہار میں بھی نیم برہنہ' چست لباس اور جسم کی نمائش کرنے والی خواتین جزو لاینفک ہیں۔ ایسا لگتا ہے کرکٹ میچ دکھانے والے کرکٹ میچ کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بے حیا بنانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں حیرت ہے ان مسلمانوں پر جو اپنی ماں' بہن اور بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ تماشا دیکھتے ہیں پھر پوچھتے ہیں "مولانا صاحب' آج کون جیتے گا؟ دعا کرنا کیسا ہے؟ العیاذ باللہ تعالیٰ من ذالک۔

ثانیاً کرکٹ میچ کے دوران اذانوں کی حرمت اور ادب کا لحاظ قطعاً نہیں رکھا جاتا! اکثر اذان کے دوران گانے باجے بج رہے ہوتے ہیں اور تماشائی اپنے شور و غل میں مست ہوتے ہیں۔ مؤذن حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی کیف آور اور نجات دہندہ صدائیں دے رہا ہوتا ہے مگر گراؤنڈ میں موجود غفلت کا مارا تماشائی اور لالچ کا شیدا کھلاڑی تو اپنی زیست کا کیف اور نجات کا راستہ کرکٹ ہی کو سمجھ بیٹھا ہے' تو بھلا کیوں صلوۃ اور فلاح پر لبیک کہے گا؟ حالانکہ اذان کی بے ادبی تو ایمان کے سلب کی وجہ بن سکتی ہے۔ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں "جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ عزوجل خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے" (بہار شریعت' جلد ا حصہ ۳' اذان کا بیان)۔ آپ کا سوال تھا کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنا کیسا ہے' ہمارا سوال ہے کیا ان نماز بھلانے والوں کے لیے بھی دعا کرو گے؟ جس کھیل میں برہنگی' رقص' گانے اور باجے ہیں کیا اس کے لیے دعا کرو گے؟

ثالثاً کچھ بعید نہیں کہ کوئی سخت دل یہ بھی کہہ دے کہ ہم صرف کامینٹری (Commentary) سنتے ہیں جب کوئی ایسا منظر آتا ہے تو ہم آنکھیں بند کر لیتے ہیں تو جواباً گذارش ہے کہ کس تماشے کی

☆☆☆ اتحاد امت وقت کی اہم ضرورت ہے ☆☆☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کامینٹری سنتے ہیں جس میں علی الاعلان' اجتماعی طور پر نمازوں کو قضا کیا جاتا ہے۔ وہ نماز جسے مؤمن اور کافر کا فرق قرار دیا گیا جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بین الکفر والایمان ترک الصلاۃ 'کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے'' (سنن الترمذی' ابواب الایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ماجاء فی ترک الصلوۃ 'رقم الحدیث ۲۵۴۳) اب مسلمانوں میں یہ نماز ناپید ہے۔ کھلاڑی اور تماشائی سب نمازیں قضاء کر کے اجتماعی طور پر رب کی نافرمانی کرتے ہیں۔ دشمنان اسلام بھی خوب خوش ہوتے ہوں گے کہ مسلمانوں کو ٹھیک کام سے لگایا ہے کہ مسجدیں ویران اور اسٹیڈیم آباد' اذانوں کا ادب نہ نمازوں کی پرواہ۔ ٹھیک ہی کہا ہے کسی نے:

ہنسی آتی ہے مجھے کچھ کو حضرت انسان پر　　فعل بد خود ہی کریں' لعنت کریں شیطان پر

رابعا: مروجہ کرکٹ میچ عوام کو دھوکا دینے کا نام ہے۔ ابتداء سے ہنوز ہر سال بڑے بڑے کھلاڑیوں' اداروں اور کاروباری حضرات کے سٹہ بازی میں ملوث ہونے اور سزا پانے کی خبریں آتی رہتیں ہیں۔ کوئی ملک بھی کرکٹ پر سٹہ لگانے والوں اور کھلاڑیوں کے خریدنے والوں سے خالی نہیں۔ عوام یہ سمجھتی ہے کہ جیت سے ملک کا نام روشن ہوگا جب کہ ان کی امیدوں کا مرکز کھلاڑی ہار کے لیے بک چکا ہوتا ہے۔ بعض ملکوں میں اسے قانونی شکل دی جا چکی ہے۔ کیا جوا اور سٹہ کھیلنے والوں کے لیے دعا کی جاتی ہے؟ دعا تو ان کی ہدایت کی ہونی چاہیے نہ کہ ان کے حرام کام میں جیت کی!۔

خامسا: کرکٹ میچ کے نام پر اپنی زندگی کے نہایت قیمتی اوقات کو بے دریغ ضائع کیا جاتا ہے۔ قرآن تو کہے'' بے شک انسان خسارے میں ہے سوائے ایمان اور نیک اعمال والوں کے'' مگر کرکٹ میچ دیکھنے اور کھیلنے والے اس خسارے کی فکر اور نیک اعمال سے یکسر غافل نظر آتے ہیں۔ جو لوگ ون ڈے میچ کی خاطر بلا مبالغہ سات سے آٹھ گھنٹے ضائع کر دیتے ہیں انہی لوگوں کو تراویح میں ایک گھنٹہ قرآن سننا بھی گراں محسوس ہوتا ہے۔ یہ وہ تلخ حقیقت ہے جس کا کرکٹ کھیلنے اور دیکھنے والوں نے تصور نہیں کیا۔ یہ ڈریں اس دن سے جب نامہ اعمال ان کے سامنے ہوگا اور کہا جائے گا'' اقرا کتبک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا'' اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے (پارہ ۱۵' سورہ بنی اسرائیل' آیت ۱۴)۔ اس دن ان سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ اپنے ملک سے کھیلتے ہوئے کتنے رنز بنائے' کتنے چوکے لگائے' کتنے کھلاڑی آؤٹ کیے' کس ٹیم نے ورلڈ کپ جیتا اور کس نے ایشیا کپ

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ قیامت کے دن کوئی شخص اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں سکے گا جب تک پانچ سوالوں کا جواب نہ دے دے۔ لاتزول قدم ابن آدم یوم القیامۃ من عندربہ حتی سال عن خمس 'عن عمرہ فیم افناہ وعن شبابہ فیم ابلاہ 'ومالہ من این اکتسبہ وفیم انفقہ 'وماذا عمل فیم علم حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا' بروز قیامت ابن آدم اپنے رب کی بارگاہ سے قدم نہ ہٹا سکے گا حتی کہ پانچ چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے (۱) اپنی عمر کن کاموں میں بتائی؟ (۲) اپنی جوانی کس کام میں گزاری؟ (۳) مال کہاں سے کمایا؟ (۴) اور کہاں خرچ کیا؟ (۵) جو علم سیکھا اس پر کہاں تک عمل کیا؟'' (سنن الترمذی 'ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق 'باب القیامۃ' رقم الحدیث ۲۴۱۶)۔ آپکا کیا جواب ہوگا؟ کرکٹ دیکھ کر اور اس کے لیے دعا کرتے ہوئے جوانی گذری! نہیں نہیں۔ اس تماشے کے دیکھنے سے بھی توبہ کریں' کیا خبر یہ تماشا دیکھتے دیکھتے موت آجائے تو رب کو کیا منہ دکھاؤ گے کیونکہ جو حرام دیکھتے یا کرتے ہوئے فوت ہوجائے کل بروز قیامت اسی حال میں اٹھے گا۔ قال رسول اللہ ﷺ من مات علی شیئی بعثہ اللہ علیہ 'رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا'' جو جس حال میں مرے گا اللہ تعالی اسی حال پر اسے اٹھائے گا'' (مسند الامام احمد بن حنبل 'مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ 'رقم الحدیث ۱۴۳۷۲) دعا کا مقصد تو دنیا اور آخرت کی کامیابی' مشکلات کا حل' دنیا اور آخرت کے معاملات میں آسانی ہوتی ہے۔ کرکٹ میچ کے لیے دعا کرنے میں آپ کو حاصل کیا ہوگا؟ آپ کو نہ دنیا کا فائدہ نہ آخرت کا فائدہ' یہ تو محض اور محض لایعنی کام ہے۔ حدیث پاک میں ہے ان من حسن اسلام المرء ترکہ مالایعنیہ'' بے شک بندے کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو ترک کردے'' (سنن الترمذی 'ابواب الزہد' رقم الحدیث ۲۳۱۸) ان پانچ اہم باتوں کے بعد مزید کسی چیز کی حاجت نہ رہی کہ عقل مند را اشارہ کافی است' مگر خواجہ خواجگان کی چھٹی (۶ رجب المرجب' سالانہ عرس) کی نسبت سے چھٹی اور آخری بات۔

سادسا: بالفرض آپ کہیں گے کہ اس کھیل سے ملک وقوم کی بقاء اور اس کا نام وشہرت ہے تو ہم آپ کو امیر المؤمنین' خلیفہ ثانی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد یاد دلاتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں انا کنا اذل قوم فاعزنا اللہ بالاسلام فمھما نطلب العزۃ بغیر ما اعزنا اللہ بہ اذلنا اللہ'' بے شک ہم اقوام میں سب سے کم تر تھے تو اللہ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت بخشی' تو جب ہم اسلام سے ہٹ کر کسی چیز کے ذریعے عزت حاصل کرنا چاہیں گے' تو اللہ پاک ہمیں ذلیل کردے گا'' (المستدرک علی الصحیحین' کتاب الایمان

© rasailojaraid.com